جمعرات 17- دسمبر 1998ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

جمعرات 17 دسمبر 1998ء 27 شعبان 1419 ہجری- 17 فتح 1377 ہش جلد 48-83 نمبر 282

بغض نہ رکھو

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو۔ حسد نہ کرو بے رخی اور بے تعلقی اختیار نہ کرو اور باہمی تعلقات نہ توڑو بلکہ اللہ کے بندے اور بھائی بھائی بن کر رہو۔

(صحیح بخاری کتاب الادب باب ماینھیٰ عن التحاسد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حقوق اللہ اور حقوق العباد کو پورا کرنے کے واسطے ہمہ تن تیار رہنا چاہئے اور جیسے زبان سے خدا تعالیٰ کو اس کی ذات اور صفات میں وحدہٗ لاشریک سمجھتا ہے ایسے ہی عملی طور پر اس کو دکھانا چاہئے اور اس کی مخلوق کے ساتھ ہمدردی اور ملائمت سے پیش آنا چاہئے اور اپنے بھائیوں سے کسی قسم کا بھی بغض حسد اور کینہ نہیں رکھنا چاہئے اور دوسروں کی غیبت کرنے سے بالکل الگ ہو جانا چاہئے۔ لیکن میں دیکھتا ہوں کہ یہ معاملہ تو ابھی دور ہے کہ تم لوگ خدا تعالیٰ کے ساتھ ایسے از خود رفتہ اور محو ہو جاؤ کہ بس اسی کے ہو جاؤ اور جیسے زبان سے اس کا اقرار کرتے ہو عمل سے بھی کر کے دکھاؤ۔ ابھی تو تم لوگ مخلوق کے حقوق کو بھی کماحقہٗ ادا نہیں کرتے۔ بہت سے ایسے ہیں جو آپس میں فساد اور دشمنی رکھتے ہیں اور اپنے سے کمزور غریب شخصوں کو نظر حقارت سے دیکھتے ہیں اور بدسلوکی سے پیش آتے ہیں اور ایک دوسرے کی غیبتیں کرتے اور اپنے دلوں میں بغض اور کینہ رکھتے ہیں۔ لیکن خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم آپس میں ایک وجود کی طرح بن جاؤ۔ اور جب تم ایک وجود کی طرح ہو جاؤ گے اس وقت کہہ سکیں گے کہ اب تم نے اپنے نفسوں کا تزکیہ کر لیا۔ کیونکہ جب تک تمہارا آپس میں معاملہ صاف نہیں ہو گا اس وقت تک خدا تعالیٰ سے بھی معاملہ صاف نہیں ہو سکتا۔ گو ان دونوں قسم کے حقوق میں بڑا حق خدا تعالیٰ کا ہے مگر اس کی مخلوق کے ساتھ معاملہ کرنا یہ بطور آئینہ کے ہے۔ جو شخص اپنے بھائیوں سے صاف صاف معاملہ نہیں کرتا وہ خدا تعالیٰ کے حقوق بھی ادا نہیں کر سکتا۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 407-408)

حلم

حضرت انسؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ مجھے مدینہ میں دس سال حضورؐ کی خدمت کی توفیق ملی۔ جب میں حضورؐ کی خدمت میں آیا میں بچہ تھا اور میری ہر بات ایسی نہیں ہوتی تھی جیسے میرے صاحب یعنی آنحضرت ﷺ چاہتے تھے کہ ہو لیکن حضورؐ نے مجھے ایسی باتوں میں کبھی اف تک نہیں کہا اور مجھے کبھی نہیں کہا کہ تم نے یہ کام کیوں کیا نہ یہ کبھی کہا کہ یہ کام کیوں نہیں کیا۔

عبداللہؓ بن ابی طلحہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت انسؓ کہتے تھے کہ حسن اخلاق میں آنحضرت ﷺ تمام انسانوں سے بڑھ کر تھے۔ ایک دن تو ایسا ہوا کہ حضورؐ نے مجھے کسی کام کو جانے کے لئے کہا تو میں نے صاف جواب دیا کہ اللہ قسم میں نہیں جاؤں گا حالانکہ میرے دل میں یہی تھا کہ میں وہ کام کر آؤں گا جو حضورؐ نے مجھے کہا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ پھر میں گھر سے باہر آیا (اور حضورؐ کے کام کے لئے چل پڑا) لیکن راستہ میں بازار میں میرا گزر کچھ بچوں کے پاس سے ہوا جو کھیل رہے تھے (میں بھی ان کے ساتھ کھیلنے لگا) اچانک وہاں حضورؐ تشریف لے آئے اور میری گدی کو پیچھے سے پکڑا میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا حضورؐ مسکرا رہے تھے۔ پھر مجھے فرمایا انیس (پیار سے نام لیا ہے) جہاں کام کے لئے بھیجا تھا وہاں چلے جاؤ نا۔ میں نے عرض کیا ہاں حضورؐ جاتا ہوں۔

(ابوداؤد کتاب الادب باب فی الحلم)

اپنے دلوں کو بغض اور حسد سے پاک کر لو

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

خدا کے لئے سوچو اور اپنے فرائض کو سمجھو۔ اور اگر تم میں کوئی ایسے لوگ ہیں جن میں بعض کمزوریاں ہیں تو ان کی کمزوریوں کو دور کرنے کی کوشش کرو۔ ایک دوسرے کے بھائی بھائی بن جاؤ۔ اور آپس میں ایسی محبت اور الفت دکھاؤ کہ دیکھنے والے سگے بھائیوں سے بھی زیادہ تم میں الفت دیکھیں۔ اپنے دلوں کو بغض اور حسد سے پاک کر لو اور آئینہ کی طرح بنا لو۔ پھر خدا کی راہ میں اپنے مالوں کو بے دریغ خرچ کرنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ اپنے اوقات کو خدا کے لئے لگا دو۔ کیونکہ یہی وہ ذریعہ ہے جس سے تم کامیاب اور فاتح ہو سکتے ہو اور اسی ذریعہ سے خدا تعالیٰ کی خوشنودی اور رضا حاصل کر سکتے ہو۔ پس میری اس نصیحت کو یاد رکھو اور اس پر عمل کرو۔ (-) میں جو کچھ کہتا ہوں اس کو یاد رکھو اور اس موقعہ سے فائدہ اٹھاؤ جو خدا تعالیٰ نے تمہیں دے رکھا ہے۔ اگر خدا کے دیئے ہوئے موقعہ کو ضائع کر دیا جائے تو پھر خدا کا غضب نازل ہوتا ہے۔ پس قبل اس کے کہ تم خدا کے عتاب کے مورد بنو اس سے فائدہ اٹھاؤ۔ اور اپنے عہدوں کو پورا کر کے دکھا دو۔ آج جس کسی کا کسی بھائی سے کینہ ہو وہ دل سے نکال دے۔ اگر کسی پر غصہ ہے تو ترک کر دے۔ اگر کسی سے ناراضگی ہے تو صلح کر لے۔ اور اگر کسی سے تکلیف پہنچی ہے تو معاف کر دے اور سب کو اپنا بھائی سمجھے۔ تم میں سے ہر ایک کا یہ فرض ہے کہ ایک ہو کر کام کرو اگر کوئی سست ہے تو اس کی مدد کرو۔ اور ہر وقت تمہارے مد نظر دین ہونا چاہئے۔ اسی کے لئے اپنا سب کچھ صرف کر دو۔ دیکھو تم سے پہلی جماعتیں جنہوں نے خدا تعالیٰ کی راہ میں سب کچھ دے دیا اور اس کے لئے تکلیفیں برداشت کیں مصیبتیں جھیلیں وہ ضائع نہیں ہوئیں بلکہ بڑے بڑے انعاموں کی وارث بنیں ہیں۔ اب انہیں انعاموں کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے اس لئے اٹھو اور جھولیاں بھر لو۔ خدا تعالیٰ رحمٰن ہے۔ جب اس نے بغیر تمہاری محنت کے یہ سب چیزیں زمین' آسمان' چاند' سورج' تمہارا جسم' عقل اور فہم پیدا کیا ہے تو سمجھ لو کہ جب وہ رحیمیت کا جلوہ دکھائے گا اس وقت تم پر کس قدر انعام نازل کرے گا۔

پس اللہ کے لئے کھڑے ہو جاؤ۔ اور جو موقعہ تمہیں نصیب ہے اس سے فائدہ اٹھاؤ جو لوگ یہاں آج بیٹھے ہیں وہ یہاں سے نہ اٹھیں مگر اپنے اندر تبدیلی پیدا کر کے۔ اور جو لوگ اپنے گھروں میں ہیں ان کو بتا دیں کہ تبدیلی کر لیں۔

(انوار العلوم جلد 3 ص 470)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2-50 روپے

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالمِ روحانی کے لعل و جواہر نمبر 39

فرشتوں کا پہرہ

ایک بار حضرت مسیح موعود کی خدمت میں مائی کاکو صاحبہ نے اپنے بھائی حضرت میاں خیر دین صاحب سیکھوانی کی بیوی کی طرف سے عرض کیا کہ شام کا وقت گھر میں بڑے کام کا وقت ہوتا ہے اور مغرب کی نماز عموماً قضا ہو جاتی ہے اس کے متعلق کیا حکم ہے حضرت صاحب نے فرمایا:-
"میں اس کی اجازت نہیں دے سکتا۔

صبح اور شام کا وقت خاص طور پر برکات کے نزول کا وقت ہوتا ہے اور اس وقت فرشتوں کا پہرہ بدلتا ہے ایسے وقت کی برکات سے اپنے آپ کو محروم نہیں کرنا چاہئے۔

ہاں کبھی مجبوری ہو تو عشاء کی نماز سے ملا کر مغرب کی نماز جمع کی جاسکتی ہے"

(سیرت المہدی حصہ سوم صفحہ 245- مرتبہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب- ایڈیشن اول اپریل 1939ء قادیان)

مغفرتِ خداوندی پہاڑوں سے بھی بڑھ کر ہے

حضرت حکیم احمد دین صاحب ساکن سیوؔ کی تحصیل حافظ آباد حضرت اقدس مسیح موعود کے دست مبارک پر بیعت کے بعد زار و قطار رو پڑے اور عرض کیا کہ میری ستر سال کی ساری عمر گناہوں میں گذری ہے کیا میرے لئے بھی بخشش کی صورت ہو جائے گی حضور نے فرمایا جو شخص سچے دل سے میرے ہاتھ پر توبہ کرلیتا ہے خواہ وہ کیسے بھی ہوں خدا تعالیٰ انہیں بخش دیتا ہے حکیم صاحب نے دوبارہ یہی عرض کیا حضرت اقدس نے بھی دوبارہ فرمایا ہاں سچے دل سے توبہ کرنے سے بڑے بڑے گناہ بھی خدا تعالیٰ بخش دیتا ہے۔ حکیم صاحب نے تیسری مرتبہ روتے ہوئے عرض کیا حضرت میرے گناہ تو پہاڑوں اور آسمانوں سے بھی زیادہ ہیں۔ حضور اقدس (-) نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ کی مغفرت ان سے بھی بڑھ کر ہے"

(حیات قدسی حصہ دوم صفحہ 16- طبع اول یکم ستمبر 1951ء مقام اشاعت سکندر آباد دکن)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سفر دہلی 1905ء کی بعض روح پرور یادیں

○ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ ربانی پیغام پہنچانے کے لئے اکتوبر 1905ء میں ملک کے دارالسلطنت دہلی میں تشریف لے گئے۔ ان ایام میں حضرت نے مہمانوں اور اہل خانہ کے کھانے کا انتظام اپنے مرید میر قاسم علی صاحب کے سپرد فرما رکھا تھا۔ حضرت میر قاسم علی صاحب کا بیان ہے کہ:-

"میں نے اپنی خواہش کے مطابق حضور کے واسطے علیحدہ سالن کچھ سبزی ڈلوا کر تیار کرایا اور باقی تمام مہمانوں کے لئے آلو گوشت پکوایا...... فرمایا کہ دو جگہ پکوانے کی تکلیف نہ کیا کرو ایک ہی قسم کا کھانا سب کے واسطے پکوایا کرو

اور سب کے کھلا دینے کے بعد جو سالن نیچے کا بچ رہے اس میں سے تھوڑا سا میرے واسطے بھیج دیا کرو۔ اور اگر آم کا اچار ملے تو اس سے روٹی لگا کر کھانا مجھے پسند ہے بجائے سالن وغیرہ کے۔

چنانچہ 13 یوم تک حضرت تشریف فرما دہلی رہے دونوں وقت..... ایک قاش اچار آم کے ساتھ آدھی روٹی تنور کی دن میں اور آدھی شب کو حضور تناول فرماتے تھے

اس کے سوا کوئی غذا رات اور دن میں نہیں دی جاتی تھی"

2- "مجھے اخراجات لنگر کے واسطے حضرت نے...... روپے پہلے روز عطا فرمائے۔ میں نے بڑی احتیاط سے ان کا حساب پائی پائی کا لکھا اور جب وہ رقم صرف ہو چکی تو حساب...... بھیج دیا حکم آیا

میں حساب لینے والا نہیں ہوں نہ حساب لکھنے کی ضرورت ہے جب وہ رقم ختم ہو جایا کرے اور لے لیا کرو چنانچہ اسی طرح رہا"

3- "ایک دن حضور کو درد نقرس کی سخت تکلیف ہوئی اور خدام نے دن بھر زیارت نہ کی جس سے عام بے چینی خدام کو ہو رہی تھی اور حضور زنانخانے میں تشریف رکھتے تھے۔ پروانوں کا اضطراب دیکھ کر حضرت نے پردہ کرا (کے) حضوری میں ہم کو بلایا...... میں نے جو سرد مہری از دنیا کا نمونہ اس وقت بچشم خود دیکھا وہ میرے لئے ایمان کے ازدیاد کا باعث ہوا...... اس حجتہ اللہ فنافی اللہ کو ایسے بستر پر بیٹھا ہوا دیکھا جس کے ذکر سے بھی ایک دنیا پرست ناک بھوں چڑھائے...... احباب حاضرین میں سے کسی نے لحاف کی شکستہ حالت دیکھ کر عرض کیا کہ حضور لحاف نیا بنوا دیا جائے تو فرمایا..... یہ لحاف بہت اچھا ہے اور مجھے اس میں آرام ملتا ہے۔ سردی نہیں محسوس ہوتی پھر کیا ضرورت ہے؟ یہ ہے آپ کا راز خلوت...... اس مضمون کی اگر ساری روایات جمع کی جائیں تو ایک کامل کتاب بن جائے"

(رسالہ "احمدی" دہلی فروری 1912ء صفحہ 41 تا 44 ایڈیٹر میر قاسم علی صاحب- مطبع الحق دہلی)

~ تلخی کی زندگی کو کرو صدق سے قبول
تا تم پہ ہو ملائکۂ عرش کا نزول

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

خامشی طاری ہوئی ہر محفلِ عشاق پر
ساقیا ہیں تشنہ لب ہم سب یہاں تیرے بغیر
جلد آئیں روز و شب تیری ملاقاتوں کے پھر
زندگی رہتی ہے گویا رائیگاں تیرے بغیر
دیدہ و دل فرشِ راہ ہیں ہر گھڑی تیرے لئے
رہتے ہیں ہر وقت آقا! نیم جاں تیرے بغیر
(بہار جاوداں)

ضروری اعلان

جن احباب کے پاس حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تصنیف **REVELATION, RATIONALITY, KNOWLEDGE AND TRUTH** ہو۔ وہ اپنی کتابوں میں مندرجہ ذیل تصحیحات فرمالیں۔

سید عبدالحی
ناظر اشاعت

ERRATA

The publishers regret the following misprints.

Page 36	Line 32	For 'as made as' read 'as made a'.
Page 58	Line 18	For 'broke, loose.' read 'broke loose'.
Page 62	Line 26	For 'then' read 'than'.
Page 154	Line 14	For 'a shadow a doubt' read 'a shadow of a doubt'
Page 213	Line 30	For 'them' read 'then'.
Page 306	Line 12	For 'scrolls' read 'written scrolls'.
Page 330	Line 12	For 'life runs life as' read 'life runs as'.
Page 359	Last Line	For 'disignated' read 'designated'.
Page 398	Line 29	For 'bought' read 'brought'.
Page 400	Line 10	For 'opponents' read 'opponent's'.
Page 450	Line 32	For 'it is not to impossible' read 'it should be possible'.
Page 526	Line 16	For 'to a' read 'to be a'.
Page 543	Line 31	For 'could they have' read 'could have'.
Page 583	Line 15	For 'an end' read 'on end'.
Page 592	Line 9	For 'would not to be' read 'was not to be'.
Page 612	Re 45	For 'AL-QASHIRI' read 'AL-QUSHAIRĪ'.
	Re 53	Befor '*Saḥiḥ Muslim*,. ' please read 'IMAM MUSLIM BIN AL-ḤAJJĀJ BIN MUSLIM AL-QUSHAIRĪ AL-NAISAPŪRĪ'.
Page 675	Line 19	For 'does make' read 'does not make'.
Page 729	Line 48	For 'Gustave LeBon's' read 'Gustav Le Bon's'.
plate 1	Line 5	For 'scrolls' read 'written scrolls'.
	Line 9	For 'Excretion' read 'Accretion'.

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امین بننا ایک نازک امر ہے جب تک انسان تمام پہلو بجا نہ لائے

امانت کے متعلق حضرت مسیح موعود کے پاکیزہ ارشادات

مرتب- عبدالستار خان صاحب

دو قسم کا حُسن- جسمانی و روحانی

انسان کی پیدائش میں دو قسم کے حسن ہیں- ایک حسن معاملہ اور وہ یہ کہ انسان خدا تعالیٰ کی تمام امانتوں اور عہد کے ادا کرنے میں یہ رعایت رکھے کہ کوئی امر حتی الوسع ان کے متعلق فوت نہ ہو- جیسا کہ خدا تعالیٰ کے کلام میں راعون کا لفظ اسی طرف اشارہ کرتا ہے- ایسا ہی لازم ہے کہ انسان مخلوق کی امانتوں اور عہد کی نسبت بھی یہی لحاظ رکھے یعنی حقوق اللہ اور حقوق عباد میں تقویٰ سے کام لے- یہ حسن معاملہ ہے- یا یوں کہو کہ روحانی خوبصورتی ہے جو درجہ پنجم وجود روحانی میں نمایاں ہوتی ہے- مگر ہنوز پورے طور پر چمکتی نہیں اور وجود روحانی کے درجہ ششم میں بوجہ کامل ہونے پیدائش اور روح کے داخل ہو جانے کے یہ خوبصورتی اپنی تمام آب و تاب دکھلا دیتی ہے- اور یاد رہے کہ مرتبہ ششم وجود روحانی میں روح سے مراد وہ محبت ذاتیہ الٰہیہ ہے جو انسان کی محبت ذاتیہ پر ایک شعلہ کی طرح پڑتی اور تمام اندرونی تاریکی دور کرتی اور روحانی زندگی بخشتی ہے اور اس کے لوازم میں سے روح القدس کی تائید بھی کامل طور پر ہے-

دوسرا حسن انسان کی پیدائش میں حسن بُشرہ ہے- اور یہ دونوں حسن اگرچہ روحانی اور جسمانی پیدائش درجہ پنجم میں نمودار ہو جاتے ہیں لیکن آب و تاب ان کی فیضان روح کے بعد ظاہر ہوتی ہے اور جیسا کہ جسمانی وجود کی روح جسمانی قالب تیار ہونے کے بعد جسم میں داخل ہوتی ہے ایسا ہی روحانی وجود کی روح روحانی قالب تیار ہونے کے بعد انسان کے روحانی وجود میں داخل ہوتی ہے- یعنی اس وقت جبکہ انسان شریعت کا تمام جُوا اپنی گرن پر لے لیتا ہے اور مشقت اور مجاہدہ کے ساتھ تمام حدود الٰہیہ کے قبول کرنے کے لئے تیار ہوتا ہے اور ورزش شریعت اور بجا آوری احکام کتاب اللہ سے اس لائق ہو جاتا ہے کہ خدا کی روحانیت اس کی طرف توجہ فرماوے اور سب سے زیادہ یہ کہ اپنی محبت ذاتیہ سے اپنے تئیں خدا تعالیٰ کی محبت ذاتیہ کا مستحق ٹھہرا لیتا ہے جو برف کی طرح سفید اور شہد کی طرح شیریں ہے- اور جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں وجود روحانی خشوع کی حالت سے شروع ہوتا ہے اور روحانی نشو و نما کے چھٹے مرتبہ پر یعنی اس مرتبہ پر کہ جبکہ روحانی قالب کے کامل ہونے کے بعد محبت ذاتیہ الٰہیہ کا شعلہ انسان کے دل پر ایک روح کی طرح پڑتا ہے اور دائمی حضور کی حالت اس کو بخش دیتا ہے کمال کو پہنچتا ہے اور تبھی روحانی حسن اپنا پورا جلوہ دکھاتا ہے-

(براہین احمدیہ حصہ پنجم روحانی خزائن جلد 21 ص 218)

روحانی حُسن

یہ حسن جو روحانی حسن ہے جس کو حسن معاملہ کے ساتھ موسوم کر سکتے ہیں یہ وہ حسن ہے جو اپنی قوی کششوں کے ساتھ حسن بشرہ سے بہت بڑھ کر ہے- کیونکہ حسن بشرہ صرف ایک یا دو شخص کے فانی عشق کا موجب ہو گا- جو جلد زوال پذیر ہو جائے گا اور اس کی کشش نہایت کمزور ہو گی- لیکن وہ روحانی حسن جس کو حسن معاملہ سے موسوم کیا گیا ہے وہ اپنی کششوں میں ایسا سخت اور زبردست ہے کہ ایک دنیا کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے اور زمین و آسمان کا ذرہ ذرہ اس کی طرف کھنچا جاتا ہے اور قبولیت دعا کی بھی درحقیقت فلاسفی یہی ہے کہ جب ایسا روحانی حسن والا انسان جس میں محبت الٰہیہ کی روح داخل ہو جاتی ہے جب کسی غیر ممکن اور نہایت مشکل امر کے لئے دعا کرتا ہے اور اس دعا پر پورا پورا زور دیتا ہے تو چونکہ وہ اپنی ذات میں حسن روحانی رکھتا ہے اس لئے خدا تعالیٰ کے امر اور اذن سے اس عالم کا ذرہ ذرہ اس کی طرف کھینچا جاتا ہے- پس ایسے اسباب جمع ہو جاتے ہیں جو اس کی کامیابی کے لئے کافی ہوں- تجربہ اور خدا تعالیٰ کی پاک کتاب سے ثابت ہے کہ دنیا کے ہر ایک ذرہ کو طبعاً ایسے شخص کے ساتھ ایک عشق ہوتا ہے اور اس کی دعائیں ان تمام ذرات کو ایسا اپنی طرف کھینچتی ہیں جیسا کہ آہن ربا لوہے کو اپنی طرف کھینچتا ہے- پس غیر معمولی باتیں جن کا ذکر کسی علم طبعی اور فلسفہ میں نہیں اس کشش کے باعث ظاہر ہو جاتی ہیں- اور وہ کشش طبعی ہوتی ہے- جب سے کہ صانع مطلق نے عالم اجسام کو ذرات سے ترکیب دی ہے ہر ایک ذرے میں وہ کشش رکھی ہے اور ہر ایک ذرہ روحانی حسن کا عاشق صادق ہے اور ایسا ہی ہر ایک سعید روح بھی- کیونکہ وہ حسن تجلی گاہ حق ہے-

(براہین احمدیہ- روحانی خزائن جلد 21 ص 219)

امانت سے مراد عشق و محبتِ الٰہی اور جمیع نعماء روحانی جسمانی

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے-

ہم نے اپنی امانت کو جس سے مراد عشق محبت الٰہی اور مورد ابتلاء ہو کر پھر پوری اطاعت کرنا ہے- آسمان کے تمام فرشتوں اور زمین کی تمام مخلوقات اور پہاڑوں پر پیش کیا جو بظاہر قوی ہیکل چیزیں تھیں- سو ان سب چیزوں نے اس امانت کے اٹھانے سے انکار کر دیا اور اس کی عظمت کو دیکھ کر ڈر گئیں مگر انسان نے اس کو اٹھا لیا کیونکہ انسان میں یہ دو خوبیاں تھیں- ایک یہ کہ وہ خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنے نفس پر ظلم کر سکتا تھا دوسری یہ خوبی کہ وہ خدائے تعالیٰ کی محبت میں اس درجہ تک پہنچ سکتا تھا جو غیر اللہ کو بکلی فراموش کر دے-

(توضیح مرام روحانی خزائن جلد 3 ص 75)

پھر فرمایا-

امانت سے مراد انسان کامل کے وہ تمام قویٰ اور عقل اور علم اور دل اور جان اور حواس اور خوف اور محبت اور عزت اور وجاہت اور جمیع نعماء' روحانی و جسمانی ہیں جو خدا تعالیٰ انسان کامل کو عطا کرتا ہے-

(آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد 5 ص 161)

امانت اور صفتِ ظلومیّت

ظلومیّت.... ایک نہایت قابل تعریف جوہر انسان میں ہے جو فرشتوں کو بھی نہیں دیا گیا اور اسی کی طرف اشارہ ہے جو اللہ جلّ شانہ فرماتا ہے (-) انسان میں ظلومیت اور جہولیت کی صفت تھی اس لئے اس نے اس امانت کو اٹھا لیا جس کو وہی شخص اٹھا سکتا ہے جس میں اپنے نفس کی مخالفت اور اپنے نفس پر سختی کرنے کی صفت ہو- غرض یہ صفت ظلومیت انسان کے مراتب سلوک کا ایک مرکَب اور اس کے مقامات قرب کے لئے ایک عظیم الشان ذریعہ اس کو عطا کیا گیا ہے جو بوجہ مجاہدات شاقہ کے اوائل حال میں نار جہنم کی شکل پر تجلی کرتا ہے لیکن آخر نعماء جنت تک پہنچا دیتا ہے-

(آئینہ کمالات اسلام- روحانی خزائن جلد 5 ص 142)

صفتِ ظلومیّت مقامِ مدح میں ہے

ظلومیت کی صفت جو مومن میں ہے یہی اس کو خدا تعالیٰ کا پیارا بنا دیتی ہے اور اسی کی برکت سے مومن بڑے بڑے مراحل سلوک کے طے کرتا اور ناقابل برداشت تلخیاں اور طرح طرح کے دوزخوں کے جلن اور حرقت اپنے لئے بخوشی خاطر قبول کر لیتا ہے یہی وجہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے جس جگہ انسان کی اعلیٰ درجہ کی مدح بیان کی ہے اور اس کو فرشتوں پر بھی ترجیح دی ہے اس مقام پر اس کی یہی فضیلت پیش کی ہے کہ وہ ظلوم اور جہول ہے (-) اس امانت کو جو ربوبیت کا کامل ابتلاء ہے جس کو فقط عبودیت کاملہ اٹھا سکتی ہے انسان نے اٹھا لیا کیونکہ وہ ظلوم اور جہول تھا یعنی خدا تعالیٰ کے لئے اپنے نفس پر سختی کر سکتا تھا اور غیر اللہ سے اس قدر دور ہو سکتا تھا کہ اس کی صورت علمی سے بھی اس کا ذہن خالی ہو جاتا تھا- واضح ہو کہ ہم سخت غلطی کریں گے اگر اس جگہ ظلوم کے لفظ سے کافر اور سرکش اور مشرک اور عدل کو چھوڑنے والا مراد لیں گے کیونکہ یہ ظلوم جہول کا لفظ اس جگہ اللہ جلّ شانہ' نے انسان کے لئے مقام مدح میں استعمال کیا ہے نہ مقام ذم میں- اور اگر نعوذ باللہ یہ مقام ذم میں ہو تو اس کے یہ معنی ہوں گے کہ سب سے بدتر انسان ہی تھا جس نے خدا تعالیٰ کی پاک امانت کو اپنے سر پر اٹھا لیا اور اس کے حکم کو مان لیا بلکہ نعوذ باللہ یوں کہنا پڑے گا کہ سب سے زیادہ ظالم اور جاہل انبیاء اور رسول تھے جنہوں نے سب سے پہلے اس امانت کو اٹھا لیا حالانکہ اللہ جلّ شانہ' آپ فرماتا ہے کہ ہم نے انسان کو احسن تقویم میں پیدا کیا ہے پھر وہ سب سے بدتر کیونکر ہوا اور انبیاء کو سید العادلین قرار دیا ہے پھر وہ ظلوم و جہول دوسرے معنوں کی رو سے کیونکر کہلاویں ماسوا اس کے ایسا خیال کرنے میں خدا تعالیٰ پر بھی اعتراض لازم آتا ہے کہ اس کی امانت جو وہ دینی چاہتا تھا وہ کوئی خیر اور صلاحیت اور برکت کی چیز نہیں تھی بلکہ شر اور فساد کی چیز تھی کہ شریر اور ظالم نے اس کو قبول کیا اور نیکوں نے اس کو قبول نہ کیا مگر کیا خدا تعالیٰ کی نسبت یہ بدظنی کرنا جائز ہے کہ جو چیز اس کے چشمہ سے نکلے اور جس کا نام وہ اپنی امانت رکھے جو پھر اسی کی طرف رد ہونے کے لائق ہے وہ درحقیقت نعوذ باللہ خراب اور پلید چیز ہو جس کو بجز ایسے ظلوم کے جو درحقیقت سرکش اور نافرمان اور نعمت عدل سے بکلی بے نصیب ہے کوئی دوسرا قبول نہ کر سکے- افسوس کہ ایسے مکروہ خیالوں والے کچھ بھی خدا تعالیٰ کی عظمت نگہ نہیں رکھتے- وہ یہ بھی نہیں سوچتے کہ امانت اگر سراسر خیر ہے تو پھر اس کا قبول کر لینا ظلم میں کیوں داخل ہے اور اگر امانت خود شر اور فساد کی چیز ہے تو پھر وہ خدا تعالیٰ کی طرف کیوں منسوب کی جاتی ہے- کیا خدا تعالیٰ نعوذ باللہ فساد کا مبداء ہے اور کیا جو چیز اس کے پاک چشمہ سے نکلتی ہے اس کا نام فساد اور شر رکھنا چاہئے؟ ظلمت ظلمت کی طرف جاتی ہے اور نور نور کی طرف-

(آئینہ کمالات اسلام- روحانی خزائن جلد 5 ص 157)

نورِ امانت انسانِ کامل کو دیا گیا

سو امانت نور تھی- اور انسان ظلوم جہول بھی ان معنوں کر کے جو ہم بیان کر چکے ہیں ایک نور ہے اس لئے نور نے نور کو قبول کر لیا- وہ اعلیٰ درجہ کا نور جو انسان کو دیا گیا یعنی انسان کامل کو وہ ملائک میں نہیں تھا' نجوم میں نہیں تھا قمر میں نہیں تھا' آفتاب میں بھی نہیں تھا' وہ زمین کے سمندروں اور دریاؤں میں بھی نہیں تھا- وہ لعل اور یاقوت اور زمرد اور الماس اور موتی میں بھی نہیں تھا- غرض وہ کسی چیز [illegible] اور سماوی میں نہیں تھا صرف انسان میں تھا یعنی انسان کامل میں جس کا اتم اور اکمل اور اعلیٰ اور ارفع فرد ہمارے سید و مولیٰ سید الانبیاء سید الاحیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں- سو وہ نور اس انسان کو دیا گیا اور حسب مراتب اس کے تمام ہم رنگوں کو بھی یعنی ان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لوگوں کو بھی جو کسی قدر وہی رنگ رکھتے ہیں۔

(آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد 5 ص 160)

اول المسلمین

غور سے دیکھنا چاہئے کہ جس حالت میں اللہ جلّ شانہ آنحضرت ﷺ کا نام اول المسلمین رکھتا ہے اور تمام مطیعوں اور فرمانبرداروں کا سردار ٹھہراتا ہے اور سب سے پہلے امانت کو واپس دینے والا آنحضرت ﷺ کو قرار دیتا ہے تو پھر کیا بعد اس کے کسی قرآن کریم کے ماننے والے کو گنجائش ہے کہ آنحضرت ﷺ کی شان اعلیٰ میں کسی طرح جرح کر سکے۔ خدا تعالیٰ نے آیت موصوفہ بالا میں اسلام کے لئے کئی مراتب رکھ کر سب مدارج سے اعلیٰ درجہ وہی ٹھہرایا ہے۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فطرت کو عنایت فرمایا۔

پھر بقیہ ترجمہ یہ ہے کہ اللہ جلّ شانہ اپنے رسول کو فرماتا ہے کہ ان کو کہہ دے کہ میری راہ جو ہے وہی راہ سیدھی ہے سو تم اس کی پیروی کرو اور اور راہوں پر مت چلو کہ وہ تمہیں خدا تعالیٰ سے دور ڈال دیں گی۔ ان کو کہہ دے اگر تم خدا تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو آؤ میرے پیچھے پیچھے چلنا اختیار کرو یعنی میرے طریق پر جو اسلام کی اعلیٰ حقیقت ہے قدم مارو تب خدا تعالیٰ تم سے بھی پیار کرے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔ ان کو کہہ دے کہ میری راہ یہ ہے کہ مجھے حکم ہوا ہے کہ اپنا تمام وجود خدا تعالیٰ کو سونپ دوں اور اپنے تئیں رب العالمین کے لئے خالص کرلوں یعنی اس میں فنا ہو کر جیسا کہ وہ رب العالمین ہے میں خادم العالمین بنوں اور ہمہ تن اسی کا اور اسی کی راہ کا ہو جاؤں۔ سو میں نے اپنا تمام وجود اور جو کچھ میرا تھا خدا تعالیٰ کا کر دیا ہے اب کچھ بھی میرا نہیں جو کچھ میرا ہے وہ سب اس کا ہے۔

(آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 165-163)

ظلوم و جہول کے معنے

اور یہ وسوسہ کہ ایسے معنے آیت ظلوم و جہول کے کس نے متقدمین سے کئے ہیں اور کون اہل زبان میں سے ظلم کے ایسے معنے بھی کرتا ہے۔ اس وہم کا جواب یہ ہے کہ ہمیں بعد کلام اللہ کے کسی اور سند کی ضرورت نہیں۔ کلام الٰہی کے بعض مقامات بعض کی شرح ہیں۔ پس جس حالت میں خدا تعالیٰ نے بعض متقیوں کا نام بھی ظالم رکھا ہے اور مراتب ثلاثہ تقویٰ سے پہلا مرتبہ تقویٰ کا ظلم کو ہی ٹھہرایا ہے تو اس سے ہم نے قطعی اور یقینی طور پر سمجھ لیا کہ اس ظلم کے لفظ سے وہ ظلم مراد نہیں ہے جو تقویٰ سے دور اور کفار اور مشرکین اور نافرمانوں کا شعار ہے بلکہ وہ ظلم مراد ہے جو سلوک کے ابتدائی حالات میں متقیوں کے لئے شرط متحتم ہے یعنی جذبات نفسانی پر حملہ کرنا اور بشریت کی ظلمت کو اپنے نفس سے کم کرنے کے لئے کوشش کرنا۔

(آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد 5 ص 166-165)

ظلوم وجہول کے الفاظ محل مدح میں ہیں

ہم نے اپنی امانت کو جو امانت کی طرح واپس دینی چاہئے تمام زمین و آسمان کی مخلوق پر پیش کیا پس سب نے اس امانت کے اٹھانے سے انکار کر دیا اور اس سے ڈرے کہ امانت کے لینے سے کوئی خرابی پیدا نہ ہو مگر انسان نے اس امانت کو اپنے سر پر اٹھا لیا کیونکہ وہ ظلوم اور جہول تھا۔ یہ دونوں لفظ انسان کے لئے محل مدح میں ہیں نہ محل مذمت میں اور ان کے معنی یہ ہیں کہ انسان کی فطرت میں ایک صفت تھی کہ وہ خدا کے لئے اپنے نفس پر ظلم اور سختی کر سکتا تھا اور ایسا خدا تعالیٰ کی طرف جھک سکتا تھا کہ اپنے نفس کو فراموش کر دے۔ اس لئے اس نے منظور کیا کہ اپنے تمام وجود کو امانت کی طرح پاوے اور پھر خدا کی راہ میں خرچ کر دے۔

(براہین احمدیہ حصہ پنجم روحانی خزائن جلد 21 ص 239)

ماسوا اس کے اس معنے کے کرنے میں یہ عاجز منفرد نہیں۔ بڑے بڑے محقق اور فضلاء نے جو اہل زبان تھے یہی معنے کئے ہیں چنانچہ منجملہ ان کے صاحب فتوحات مکیہ ہیں جو اہل زبان بھی ہیں وہ اپنی کتاب تفسیر میں جو مصر کے چھاپہ میں چھپ کر شائع ہوئی ہے یہی معنے کرتے ہیں چنانچہ انہوں نے زیر تفسیر آیت (۔) یہی معنے لکھے ہیں کہ یہ ظلوم و جہول مقام مدح میں ہے اور اس سے مطلب یہی ہے کہ انسان مومن احکام الٰہی کی بجا آوری میں اپنے نفس پر اس طور سے ظلم کرتا ہے جو نفس کے جذبات اور خواہشوں کا مخالف ہو جاتا ہے اور اس سے اس کے جوشوں کو گھٹاتا ہے اور کم کرتا ہے اور صاحب تفسیر حسینی خواجہ محمد پارسا کی تفسیر سے نقل کرتے ہیں کہ آیت کے یہ معنی ہیں کہ انسان نے اس امانت کو اس لئے اٹھا لیا کہ وہ ظلوم تھا یعنی اس بات پر قادر تھا کہ اپنے نفس اور اس کی خواہشوں سے باہر آ جائے یعنی جذبات نفسانی کو کم بلکہ معدوم کر دیوے اور ہویّت مطلقہ میں گم ہو جائے اور انسان جہول تھا اس لئے کہ اس میں یہ قوت ہے کہ غیر حق سے بکلّی غافل اور نادان ہو جائے اور بقول لا الٰہ الا اللہ نفی ماسوا کی کر دیوے اور ابن جریر بھی جو رئیس المفسرین ہے اس آیت کی شرح میں لکھتا ہے کہ ظلوم اور جہول کا لفظ محل مدح میں ہے نہ ذم میں۔ غرض اکابر اور محققین جن کی آنکھوں کو خدا تعالیٰ نے نور معرفت سے منور کیا تھا وہ اکثر اسی طرف گئے ہیں کہ اس آیت کے بجز اس کے اور کوئی معنے نہیں ہو سکتے کہ انسان نے خدا تعالیٰ کی امانت کو اٹھا کر ظلوم اور جہول کا خطاب مدح کے طور پر حاصل کیا نہ ذم کے طور پر۔ چنانچہ ابن کثیر نے بھی بعض روایات اس کی تائید میں لکھی ہیں اور اگر ہم اس تمام آیت پر کہ انا عرضنا الامانۃ....... ایک نظر غور کی کریں تو یقینی طور پر معلوم ہو گا کہ وہ امانت جو فرشتوں اور زمین اور پہاڑوں اور تمام کواکب پر عرض کی گئی تھی اور انہوں نے اٹھانے سے انکار کیا تھا وہ جس وقت انسان پر عرض کی گئی تھی تو بلاشبہ سب سے اول انبیاء اور رسولوں کی روحوں پر عرض کی گئی ہو گی کیونکہ وہ انسانوں کے سردار اور انسانیت کے حقیقی مفہوم کے اول المستحقین ہیں۔ پس اگر ظلوم اور جہول کے معنے یہی مراد لئے جائیں جو کافر اور مشرک اور پکے نافرمان کو کہتے ہیں تو پھر نعوذ باللہ سب سے پہلے انبیاء کی نسبت اس نام کا اطلاق ہو گا۔ لہٰذا یہ بات نہایت روشن اور بدیہی ہے کہ ظلوم اور جہول کا لفظ اس جگہ محل مدح میں ہے اور ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ کے حکم کو مان لیا جاوے اور اس سے منہ پھیرنا موجب معصیت نہیں ہو سکتا یہ تو عین سعادت ہے تو پھر ظلوم اور جہول کے حقیقی معنے جواِبا اور سرکشی کو مستلزم ہیں کیونکر اس مقام کے مناسب حال ہو سکتے ہیں۔ جو شخص قرآن کریم کی اسالیب کلام کو بخوبی جانتا ہے اس پر یہ پوشیدہ نہیں کہ بعض اوقات وہ کریم و رحیم جلشانہ اپنے خواص عباد کے لئے ایسا لفظ استعمال کر دیتا ہے کہ بظاہر بدنما ہوتا ہے مگر معناً نہایت محمود اور تعریف کا کلمہ ہوتا ہے۔

(آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد 5 ص 165)

تعارف کتب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

احمد طاہر مرزا صاحب

منصب خلافت

منصب خلافت

عہد خلافت ثانیہ میں پہلی مجلس شوریٰ 12۔ اپریل 1914ء کو بیت مبارک قادیان میں منعقد ہوئی۔ جس میں ملک بھر سے احمدی نمائندگان نے شرکت کی۔ اسی موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے منصب خلافت پر معرکۃ الآراء تقریر فرمائی۔ اور مقام خلافت اور خلیفہ کے بنیادی فرائض پر سیر حاصل بحث فرمائی۔ فضل عمر فاؤنڈیشن کی طرف سے سلسلہ انوار العلوم میں کتاب تیسرے نمبر پر ہے جس کے کل 44 صفحات ہیں۔ خلاصہ مضامین حضور کے الفاظ میں پیش ہے۔

خلافت اور مشورہ

"میرا مذہب یہ ہے لاخلافۃ الابالمشورہ۔ وہ خلافت جائز ہی نہیں جب تک کہ اس میں شوریٰ نہ ہو۔..... میرے دوستوں نے کہا کہ مشورہ ہونا چاہئے میں نے اس کی تصریح نہیں پوچھی۔ میں چونکہ مشورہ کو پسند کرتا ہوں اس لئے ان سے اتفاق کیا۔ اور آپ کو بلا لیا۔

خلفاء کا پہلا کام

"نبی اور اس کے جانشین خلیفہ کا پہلا کام (دعوت حق) اور دعوت الی الخیر ہوتی ہے۔ وہ سچائی کی طرف لوگوں کو بلاتا ہے۔ اور اپنی دعوت کو دلائل اور نشانات کے ذریعہ مضبوط کرتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں یہ کہو کہ وہ دعوت الی اللہ کرتا ہے۔"

دوسرا کام تعلیم الکتاب

"پھر دوسرا فرض نبی یا خلیفہ کا اس آیت (البقرہ 130) میں یہ بیان کیا گیا ہے ویعلمھم الکتب ان کو کتاب سکھاوے......"

تیسرا کام تعلیم الحکمۃ

عمل کے لئے ایک اور بات کی ضرورت ہوتی ہے اس وقت تک انسان کے اندر کسی کام کے کرنے کے لئے جوش اور شوق پیدا نہیں ہوتا جب تک اسے اس کی حقیقت اور حکمت سمجھ میں نہ آ جائے۔ اس لئے تیسرا کام یہاں یہ بیان کیا والحکمۃ اور وہ ان کو حکمت کی تعلیم دے۔ یعنی جب وہ اعمال ظاہری بجا لانے لگیں تو پھر ان اعمال کی حقیقت اور حکمت سے انہیں باخبر کرے"

نبی اور خلیفہ کا کام

"نبی کا کام بیان فرمایا تبلیغ کرنا' کافروں کو مومن کرنا' مومنوں کو شریعت پر قائم کرنا' پھر باریک در باریک راہوں کا بتانا' پھر تزکیہ نفس کرنا' یہی کام خلیفہ کے ہوتے ہیں۔...... خلیفہ کا کام کوئی معمولی اور رذیل کام نہیں یہ خدا تعالیٰ کا ایک خاص فضل اور امتیاز ہے جو اس شخص کو دیا جاتا ہے جو پسند کیا جاتا ہے۔ تم خود غور کر کے دیکھو کہ یہ کام جو میں نے بتائے ہیں میں نے نہیں خدا نے بتائے ہیں کیا انجمن کا سیکرٹری اس کو کر سکتا ہے۔"

دعوت الی اللہ کا شوق

"میں خدا تعالیٰ کا شکر کرتا ہوں کہ اس نے میری ان دعاؤں کے جواب میں بڑی بڑی بشارتیں دی ہیں۔ غرض (دعوت الی اللہ) کے کام سے مجھے بڑی دلچسپی ہے۔ یہ میں جانتا ہوں کہ خدا تعالیٰ دعاؤں کو قبول کرتا ہے (۔)

"میں چاہتا ہوں کہ ہم میں ایسے لوگ ہوں جو ہر ایک زبان کے سیکھنے والے اور پھر جاننے والے ہوں تاکہ ہم ہر ایک زبان میں آسانی کے ساتھ (دعوت الی اللہ) کر سکیں۔ اس کے متعلق میرے بڑے بڑے ارادے اور تجاویز ہیں اور میں اللہ تعالیٰ کے فضل پر یقین رکھتا ہوں کہ خدا نے زندگی دی اور توفیق دی اور پھر اپنے فضل سے اسباب عطا کئے اور ان اسباب سے کام لینے کی توفیق ملی تو اپنے وقت پر ظاہر ہو جاویں گے۔ غرض میں تمام زبانوں اور تمام قوموں میں دعوت الی اللہ کا ارادہ رکھتا ہوں اور اس لئے کہ یہ میرا کام ہے کہ (دعوت الی اللہ) کروں۔ میں

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بعض امیر ترین افراد کی دولت 48 غریب ملکوں کی مجموعی دولت سے بھی زیادہ ہے

غریبوں اور امیروں میں بڑھتا ہوا فرق

اقوام متحدہ کی ایک رپورٹ

اقوام متحدہ کے یو۔این ڈویلپمنٹ پروگرام نامی ادارے کی طرف سے شائع کردہ سالانہ رپورٹ نے دنیا بھر کے امیر اور غریب طبقہ کے درمیان بڑھتے ہوئے تفاوت کی عکاسی کی ہے۔ جو کہ حیران کن بھی ہے اور دلچسپ بھی۔

رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ ہماری دنیا میں تین ایسے امیر ترین افراد بھی رہتے ہیں جن کی دولت کا اندازہ 48 غریب ملکوں کے اثاثوں سے زیادہ ہے

دنیا کے پندرہ امیر ترین لوگوں کی دولت صحرائے اعظم افریقہ کے اوپر والے ممالک کو چھوڑ کر باقی تمام افریقہ کے ممالک سے زیادہ ہے۔ اور دنیا کے 32 امیر ترین لوگ جنوبی ایشیا کے ممالک کی تمام دولت سے زیادہ دولت کے مالک ہیں۔

دنیا بھر کے غریب لوگوں کے لئے بنیادی تعلیم' صحت' مناسب خوراک' صاف پانی اور صفائی کی سہولتیں بہم پہنچانے کے لئے تقریباً 40 بلین ڈالر کافی ہوں گے جو ساری دنیا کے 225 امیر ترین لوگوں کی دولت کا صرف 4 فیصد بنتا ہے۔ امریکہ کا ہر شہری سالانہ 119 کلو گوشت استعمال کرتا ہے اور اس کے مقابلہ میں ہندوستان کی سالانہ اوسط 6 کلو اور بنگلہ دیش کی 3 کلو فی کس ہے۔

1970ء سے لے کر 1990ء تک ایسے افریقن لوگوں کی تعداد جن کو صحیح اور مناسب خوراک نہیں ملتی 103 ملین سے بڑھ کر 215 ملین ہو گئی ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ صرف 20 سال کے مختصر عرصے میں بجائے اس کے کہ ان انسانوں کے کم از کم خوراک کے مسائل کو حل کیا جاتا اور ان کے حالات بہتر بنائے جاتے ایسے لوگوں کی تعداد دگنی ہو چکی ہے۔

دنیا بھر میں اشیاء اور خدمات کا استعمال 242'000 بلین ڈالر تک بڑھ چکا ہے۔ یہ مقدار 1950ء کے مقابلے میں چھ گنا زیادہ ہے۔ ان سے مستفید ہونے والے لوگ امراء کے طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ جبکہ دنیا کے ایک ارب لوگ آج بھی خوراک' صاف پانی' مناسب گھر جیسی بنیادی سہولتوں سے بھی محروم ہیں۔ دنیا کی آبادی کے امیر ترین لوگ جن کی تعداد صرف 20 فیصد ہے ان سہولتوں کا 86 فیصد حصہ استعمال کرتے ہیں۔ جس کی مزید تفصیل کچھ یوں ہے توانائی کا 58 فیصد۔ گوشت اور مچھلی کا 45 فیصد' موٹر گاڑیوں کا 87 فیصد اور ٹیلی فون کا 74 فیصد۔ بقیہ 80 فیصد آبادی کے لئے کیا کچھ بچتا ہے اور اس کی فی کس اوسط مقدار کتنی بنتی ہے اس کا حساب آپ خود آسانی سے لگا سکتے ہیں۔

جہاں امیر ترین 20 فیصد کی امارت کا اندازہ اوپر دیئے گئے اعداد و شمار سے واضح ہے وہاں 20 فیصد غریب ترین لوگ توانائی کا صرف 4 فیصد۔ گوشت اور مچھلی کا 5 فیصد موٹر گاڑیوں کا صرف ایک فی صد۔ اور ٹیلی فون کی سہولیات 5ء1 فیصد استعمال کرتا ہے۔ اس سلسلے میں یہ بات بھی نوٹ کرنے کے قابل ہے کہ جہاں پچھلے سال ایشیا کے ممالک کے غریبوں کی حالت قدرے بہتر ہوئی ہے وہاں افریقن ممالک کے غریب طبقہ کی حالت تقریباً 20 فیصد پہلے سے بھی زیادہ خراب ہو چکی ہے۔

دنیا کے 225 امیر ترین لوگوں کی دولت کا اندازہ ایک ٹریلین ڈالر لگایا گیا ہے اور یہ دنیا کے اڑھائی بلین غریب ترین لوگوں کی سالانہ آمدنی کے برابر ہے جو دنیا کی آبادی کا 47 فیصد حصہ ہیں۔

ترقی پذیر ملکوں میں رہنے والے 4ء4 بلین لوگوں میں سے 60 فیصد بنیادی صحت اور صفائی کی سہولتوں' تیسرا حصہ صحیح محفوظ پینے کے پانی تک رسائی۔ چوتھا حصہ رہنے کے مکان سے محروم ہے۔ ان میں سے 20 فیصد لوگ غذائیت کے کم سے کم معیار پر بھی پورا نہیں اترتے۔ اور اتنی ہی تعداد کو بیمار ہونے پر ہسپتال یا اور کسی قسم کے طبی ادارے کی امداد نہیں مل سکتی۔

تمام دنیا میں ناخواندگی کو ختم کرنے اور بنیادی تعلیم عام کرنے کے لئے مزید صرف 6 بلین ڈالرز کی ضرورت ہے۔ یہ رقم اس رقم سے آدھی ہے جو یورپ اور امریکہ دونوں مل کر پرفیومری خریدنے پر صرف کرتے ہیں۔ اسی طرح دنیا کے ہر شخص کی خوراک کی ضروریات مہیا کرنے کے لئے صرف 13 بلین ڈالر مزید خرچ کرنا ہوں گے۔ اس کے مقابلہ پر یورپ اور امریکہ صرف اپنے پالتو جانوروں کی خوراک پر سترہ بلین ڈالر اور سگریٹ نوشی پر 50 بلین ڈالر خرچ کرتے ہیں۔ دنیا بھر میں منشیات کے دھندے کی کل تجارت چار سو ارب ڈالر پر مشتمل ہے۔ اور فوجوں کے اخراجات 780 بلین ڈالر ہیں۔

اس تفاوت کا افسوسناک پہلو یہ ہے کہ اگرچہ طبقہ امراء تمام سہولتوں سے فیض یاب ہوتا ہے لیکن ان میں سے بعض سے پیدا ہونے والے نقصان دہ نتائج زیادہ تر غریب لوگوں کو ہی بھگتنے پڑتے ہیں کاروں میں جلنے والے تیل ہی کو لے لیجئے۔ مشرقی اور جنوبی ایشیا' جہاں غربت کے لحاظ سے حالات دوسرے دنیا کے حصوں سے قدرے بہتر ہیں' میں ہر ایک ہزار افراد میں سے پانچ کے پاس ایک کار ہے جبکہ ترقی یافتہ ممالک کے ہر ہزار لوگوں میں سے 450 کے پاس اپنی کاریں ہوتی ہیں۔ اور اسی حساب سے تیل کی مقدار استعمال کی جاتی ہے۔ اور اس تیل کے جلنے سے جو آلودگی پھیلتی ہے اور دنیا کا درجہ حرارت بڑھ رہا ہے اس کے لئے غریب طبقہ صرف 3 فیصد کا ذمہ دار ہے جبکہ امراء کا 20 فیصد طبقہ جو کہ دنیا کا 50 فیصد تیل استعمال کرتا ہے اس آلودگی کے بقیہ کا ذمہ دار ہے۔

اس ماحولیاتی آلودگی کی وجہ سے دنیا کا درجہ حرارت بڑھنے کی صورت میں سمندروں کے موجودہ لیول کے بڑھنے کا خطرہ دن بدن زیادہ ہو رہا ہے۔ جلد یا بدیر جب بھی ایسا ہوا تو بنگلہ دیش کا 17 فیصد علاقہ زیر آب آجائے گا۔ اور مالدیپ اور طوالو جیسے جزیرے صفحہ ہستی سے غائب ہو جائیں گے۔ اور اس تباہی کا ذمہ دار دنیا کا 20 فیصد طبقہ امراء ہی ہو گا۔

ہوا کی آلودگی سے سالانہ 7ء2 ملین لوگ موت کا شکار ہو جاتے ہیں۔ جن میں سے 80 فیصد وہ لوگ ہوتے ہیں جو ترقی پذیر ملکوں کے غریب علاقوں سے تعلق رکھتے ہیں جس کا واضح مطلب یہی ہے کہ امیر لوگوں کی پھیلائی ہوئی آلودگی کا شکار بھی غریب لوگوں کو ہی بننا پڑتا ہے۔ جس سے ان کے مصائب اور مشکلات میں اضافہ ہوتا ہے۔

اس لئے اب یہ ضروری ہو گیا ہے کہ دنیا کے ایک ارب غریب تر لوگوں کی حالت سدھارنے کے لئے اور امیر اور غریب کے تفاوت کو کم کرنے کے لئے فوری اقدامات کئے جائیں۔ اور غریب طبقہ کے معیار زندگی کو بڑھانے کے لئے منصوبہ بندی کر کے اس پر فوری کارروائی عمل میں لائی جائے۔ اسی میں امیر اور غریب دونوں کی بھلائی مضمر ہے۔

مکرم مظفر احمد شہزاد صاحب

حضرت میاں جان محمد صاحب رفیق حضرت مسیح موعود

حضرت میاں صاحب 1896ء میں ضلع گورداسپور کے چھوٹے سے گاؤں "پھیروچچی" میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی زندگی آپ نے یہیں گزاری۔ آپ کے گاؤں میں سب سے پہلے آپ کے خسر حضرت مولوی رحمت علی صاحب نے احمدیت قبول کی۔ ان کی دعوت الی اللہ کے نتیجے میں آپ کے والد محترم حضرت میاں غلام محمد صاحب مہر نے 1905ء میں حضرت مسیح موعود کی دستی بیعت کی۔ حضرت میاں صاحب نے بھی اپنے والد صاحب کے ساتھ ہی بیعت کرنے کی سعادت حاصل کی۔ بچپن میں آپ اپنے والد صاحب کے ہمراہ اکثر قادیان جاتے' حضرت مسیح موعود کی اقتداء میں نمازیں اور جمعہ پڑھنے اور متعدد بار مصافحہ کرنے کی سعادت حاصل کرتے۔ اس طرح 1908ء تک حضرت مسیح موعود کی صحبت' زیارت اور محبت سے اپنی روح کو تسکین پہنچاتے رہے۔

26 مئی 1908ء کو جب حضرت مسیح موعود کے وصال کی خبر پہنچی تو والد صاحب نے آپ کو گھر رہنے کو کہا اور خود چلے گئے۔ بعد میں آپ اپنے بھائی کے ساتھ ننگے پاؤں قادیان کو چل دیئے۔ اس طرح آپ کے جنازہ میں شریک ہوئے اور چہرہ مبارک کی زیارت بھی کی۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ پنجاب میں مئی سخت گرمی کا مہینہ تھا لیکن خدا تعالیٰ نے اس دن موسم کو نہایت خوشگوار بنا دیا تاکہ اس کے پیارے بندے اپنے آقا کو تسلی سے رخصت کریں۔

حضرت میاں صاحب نے باقاعدہ تعلیم حاصل نہ کی تھی۔ قرآن کریم باترجمہ پڑھا تھا حضرت مسیح موعود کی کتب کا مطالعہ آسانی سے کر لیتے تھے۔

آپ کی شادی حضرت مولوی رحمت علی صاحب کی بیٹی "احمد بی بی" سے 1912ء میں ہوئی۔ آپ نیک' تہجد گزار' صدقات دینے والی تھیں۔ 1990ء میں آپ کی وفات ہوئی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں مدفون ہیں۔

حضرت میاں صاحب پنجوقتہ نمازوں کے پابند اور تہجد گزار تھے۔ روزانہ گھر والوں کو نماز کے لئے صبح اٹھاتے۔ آخر عمر تک دن کی دو نمازیں بیت الذکر میں ادا کرتے رہے۔ چندہ جات اور صدقات کھلے دل سے باقاعدگی سے ادا کرتے۔ غریبوں کی مدد اور دلجوئی کرتے۔ آپ موصی تھے اور اپنی آمد کا 1/10 حصہ تادم حیات ادا کرتے رہے۔ مہمان نوازی میں سب کے لئے ایک مثال تھے۔ بچوں کے ساتھ شفقت و محبت کا سلوک فرماتے۔ بڑھاپے کے باوجود قرآن کریم کی زبانی تلاوت کرتے اور حفظ شدہ سورتیں دوسروں کو بھی سناتے۔

خلافت کے ساتھ ایک زندہ تعلق اور عشق تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ساتھ بچپن میں شکار کھیلتے رہے۔ اسی طرح باقی خلفاء یعنی خلیفۃ المسیح الاول' خلیفۃ المسیح الثالث اور موجودہ امام جماعت سے شدید محبت تھی۔ ہر تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے اور ہر حکم کو پوری محبت سے سرانجام دیا۔

آپ نے (دعوت الی اللہ کے) کام میں بہت خدمت کی توفیق پائی دعوت الی اللہ کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیتے۔ آخر عمر تک دعوت الی اللہ کے فریضہ کو بااحسن طور پر پورا کرتے رہے۔ نوجوانی میں اپنے مکان کی چھت پر چڑھ کر لوگوں کو مخاطب کرتے اور پیغام حق پہنچاتے۔

6۔ ستمبر 1998ء بروز اتوار آپ اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ (ہم تو اللہ ہی کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں) چند روز بیمار رہے اور بغرض علاج آپ کو کنری ہسپتال میں داخل کرایا گیا۔ لیکن ڈاکٹر صاحبان کے مشورہ پر آپ کو میرپور خاص لے گئے مگر راستہ ہی میں آپ اپنے رب کے حضور حاضر ہو گئے۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سائنس کے نئے افق

مصباح الدین محمود صاحب

سرطان کے علاج کی نئی دریافت

سرطان کا علاج ابھی تک ڈاکٹروں' سائنسدانوں اور محققین کے لئے ایک معمہ بنا ہوا ہے۔ یہ جان لیوا مرض انسانوں کی موت کا سامان کرتا رہتا ہے۔ مگر اب ایک خوشخبری یہ ہے۔ کہ اس موذی مرض سے انسانوں کو بچانے کے لئے سائنسدانوں کو ایک سمت ضرور مل گئی ہے۔ کینیڈا میں سائنسدانوں نے ایک ایسے وائرس کی چھ اقسام دریافت کی ہیں۔ جو محض سرطانی خلیوں کو نشانہ بناتا ہے۔ ان کو سوزش میں مبتلا کرتا ہے۔ اور بالآخر ان کا خاتمہ کر دیتا ہے۔ اس سارے عمل میں عام صحت مند خلیے بالکل محفوظ رہتے ہیں۔ اس وائرس کو Rio وائرس کا کہا جاتا ہے۔ اور اس کے تجربات چوہوں پر قطعی کامیاب رہے ہیں۔ اور اب انسانوں پر اس کی آزمائش کا انتظار ہے۔ گو ابھی اس نئی دریافت پر کام ابتدائی مراحل میں ہے۔ اس سے بہت سی امیدیں وابستہ ہیں۔ کیمیائی مادوں یا ریڈیائی لہروں کے برعکس یہ طریقۂ علاج نہایت کامیاب ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ سرطان کے خلیوں کو تباہ کرنے والے وائرس قدرتی طور پر سرطان کے ایک سے دوسرے خلیے تک پھیلتے ہیں۔ یہ بھی امید کی جا رہی ہے۔ کہ یہ وائرس رسولیوں کو مستقل طور پر ختم کرنے میں بھی کامیاب رہیں گے۔ جب کہ سرطان کے موجودہ علاج میں سرطانی خلیے علاج ختم ہونے کے بعد دوبارہ رسولیاں بنا لیتے ہیں۔ ان وائرسوں پر نگرانی کرنے والے ڈاکٹر پیٹرک لی کے مطابق اس بات کا بھی سراغ ملا ہے۔ کہ یہ وائرس سرطانی خلیوں میں آن کو جین نامی مادے کی وجہ سے سوزش پیدا کرتے ہیں۔ سرطان دراصل اس آن کو جین نامی مادے کی بدولت ہی ہوتا ہے اس کے بعد آن کو جین کو ان خلیوں میں داخل کیا گیا جو Rio وائرس کی سوزش سے محفوظ رہتے ہیں۔ اس جین کی وجہ سے جیسے ہی صحت مند خلیے سرطانی خلیے میں تبدیل ہوئے۔ وہ Rio وائرس کی سوزش میں بھی مبتلا ہو گئے۔ اور جب ایک Rio وائرس سرطانی خلیوں میں داخل ہو جاتا ہے۔ تو یہ ہزاروں وائرس کا راستہ بناتا ہے۔ اور یوں سرطانی خلیوں کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ جانوروں پر ان Rio وائرسوں کے تجربات کے بعد ڈاکٹر لی نے ان وائرسوں کو انسانی جسم کے مختلف سرطانی خلیوں پر آزمایا ہے۔ اور نتائج حوصلہ افزا رہے ہیں۔ انہوں نے اس وائرس کو چوہے میں داخل کی گئی انسانی دماغ کی ایک سرطانی رسولی پر بھی آزمایا۔ اور نتیجہ ایک بار پھر حوصلہ افزا تھا۔ ڈاکٹر لی کہتے ہیں۔ ہم نے اس طرح کی رسولیوں کو Rio وائرس کے ساتھ چوہے کے جسم میں داخل کیا۔ اور چوہے سرطانی رسولیوں کے داخل کئے جانے کے 5' 6 ماہ بعد تک زندہ ہیں۔ ایسا لگتا ہے کہ جانوروں پر تجربات میں سرطان کی رسولیاں ہمیشہ کے لئے ختم ہو گئی ہیں۔ اگلا مرحلہ ان وائرسوں کا انسانوں پر آزمایا جانا ہے۔ ڈاکٹر لی نے سرطان کے اس طریقہ علاج کو انسانوں پر آزمانے کے لئے درخواست دی ہوئی ہے۔ اور انہیں امید ہے کہ انہیں یہ اجازت مل گئی تو اس سے نئے طریقہ علاج کے موثر ہونے کا 12 سے 18 ماہ تک علم ہو سکے گا۔ تاہم سائنس دان اس بات سے بھی خبردار کر رہے ہیں۔ کہ بعض دفعہ کوئی چیز جانوروں کو موثر ہوتی ہے مگر انسانوں پر نہیں۔ لیکن اس کے باوجود لوگ اس نئے طریقہ علاج کے نتائج جاننے مین بہت دلچسپی رکھتے ہیں۔ اگر یہ نیا طریقہ کامیاب ثابت ہوا۔ تو یہ محض چند مخصوص اقسام کے سرطان کے لئے ہی مفید ہوگا۔ کیونکہ بعض دفعہ سرطان جسم کے ایسے حصہ میں ہوتا ہے۔ جہاں ان Rio وائرسوں کا داخل کیا جانا بہت ہی دشوار ہوتا ہے۔ لیکن وائرسوں سے یہ امکان پھر پیدا ہو گیا ہے۔ کہ بالآخر تمام ہی اقسام کے سرطان کا علاج دریافت ہو جائے گا۔

(بشکریہ بی بی سی ریڈیو 98-12-4)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ہومیو ڈاکٹر نذیر احمد مظہر صاحب

پُرخوری بیماریوں کی ماں ہے

ہم جو بھی ناقص یا اچھی غذا کھاتے ہیں اس کا منفی یا مثبت اثر ہمارے جسم کے ہر خلیے (Cell) پر ہوتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے حلال و طیب چیزیں کھانے کا ارشاد فرمایا ہے۔ مزید ہدایت بھی دی کہ اسراف (پرخوری) سے بچا جائے۔ پرخوری کی صورت میں جو زائد از ضرورت غذا ہوتی ہے وہ ایک جرمن محقق ڈاکٹر مسٹر لوئی کوہنی (DR.Mr.Louis کے مطابق ایک آہستہ اور خاموش کارروائی کے ذریعہ ایک فساد اور زہریلے مادے (Foreign Matter) کی شکل اختیار کرتی رہتی ہے۔ جو پیدائش امراض کا باعث بنتی ہے۔ انسان کے ہزاروں سال کے تجربات کا خلاصہ یہ ہے کہ معدہ انسان کے جسم میں حوض کی مانند ہے اس سے جسم میں ہر طرف نالیاں جاتی ہیں۔ اگر معدہ تندرست ہوگا تو یہ تمام نالیاں صحت مند اشیاء لے کر جائیں گی۔ اگر معدہ بیمار ہو تو یہ نالیاں بیماریاں لے کر جائیں گی۔

المعدہ بیت الداء یعنی معدہ بیماریوں کا گھر ہے۔

گویا اکثر بیماریاں معدہ کی خرابی کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہیں۔

کم کھانا دواؤں کی ماں ہے۔

اللہ پاک بھوک سے زیادہ کھانے والوں کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔

جو شخص دنیا میں زیادہ کھائے گا قیامت میں اتنا ہی زیادہ بھوکا رہے گا۔

ایک آنت سے جبکہ کافر و منافق سات آنتوں سے کھاتا ہے۔

کھانا بھوک رکھ کر کھانا چاہیئے۔

آج کل جس قدر بھی طریقہ ہائے علاج رائج ہیں سب اس بات پر متفق ہیں کہ پرخوری بیماریوں کی ماں ہے۔ ہم ذیل میں پرخوری سے بچنے کے لئے نہایت موثر و تجربہ شدہ گر بیان کرتے ہیں۔

پرخوری سے بچنے کے موثر و مجرب گر

پہلی بات تو یہ ہے کہ ہم پرخوری کو الٰہی احکام کی خلاف ورزی اور قابل مواخذہ گناہ یقین کریں نیز صحت کا دشمن بھی۔ کسی بھی بری بات سے بچنے کا ابتدائی اصول یہی ہے کہ اس کی برائی کی اہمیت کا صحیح اندازہ کیا جائے۔ کسی کا کتنا اچھا مقولہ ہے کہ انسان اپنی قبر اپنے منہ سے کھودتا ہے۔

آپ کو کھانے کی جس قدر بھوک یا طلب ہو مثلاً فرض کریں تین چپاتیوں کی۔ تو ارشاد نبویؐ کے مطابق اس کا تیسرا حصہ یعنی ایک چپاتی کھائیں' لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ دستر خوان پر صرف تیسرا حصہ ہی یعنی ایک ہی روٹی رکھی جائے اور دیگر کھانا دور ہٹا دیا جائے۔ یہ ضروری نکتہ ہے۔ اگر زیادہ کھانا سامنے موجود ہوگا تو پرخوری سے بچنے کا عزم ٹوٹنے کا خطرہ رہے گا۔ آپ نے جو حصہ خوراک اپنے سامنے رکھا ہو اسی پر قناعت کرنا سیکھیں۔ اگر بعض اوقات یہ اندازہ غلط نکلے اور بھوک قدرے زیادہ ہو تو اپنے فیصلہ پر نظر ثانی کریں۔ (مگر نظر ثانی کو معمول نہ بنالیں)

کھانے کے دوران پانی پئیں مگر زیادہ نہیں۔ آج کل کے بعض محققین کا خیال ہے کہ کھانے کے دوران خوب پانی پیا جائے۔ یہ بھی درست نہیں۔ تجربات سے ثابت ہوا ہے کہ یہ بات بھی درازی شکم اور خرابی ہاضمہ کا باعث بنتی ہے۔ البتہ کھانا کھانے کے دو تین گھنٹے بعد عند الطلب پانی وافر مقدار میں پینا مفید ہے۔

ارشاد نبویؐ کے مطابق حقیقی بھوک پر کھائیں اور بلا ضرورت محض لذت کی خاطر ہرگز نہ کھائیں۔

بلا ضرورت چائے و دیگر مشروبات میدہ کی مصنوعات کیک' بسکٹ' سموسے وغیرہ کھانے سے مکمل پرہیز کریں۔

امید ہے کہ احباب یہ عزم کریں گے کہ وہ آئندہ پرخوری سے مجتنب رہیں گے۔ اس طرح خدا تعالیٰ کے فضل سے اکثر بیماریوں سے محفوظ رہیں گے' اور نعمت صحت سے متمتع ہوں گے کہ حصول صحت اور قیام صحت کا یہ بہترین گر ہے۔

★......★......★......★

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز - ربوہ

مسل نمبر 31827 میں چوہدری ناصر احمد ولد چوہدری علم الدین صاحب قوم گجر پیشہ پنشنر عمر 63 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اقبال ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 98-6-5 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ مکان برقبہ 5 مرلہ واقع آصف بلاک مالیتی۔/1000000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/3200 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ 98-7-1 سے منظور فرمائی جائے۔ العبد چوہدری ناصر احمد 144۔ آصف بلاک اقبال ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر1 عبدالکریم وصیت نمبر 11392 گواہ شد نمبر2 مسعود احمد ناصر آصف بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 31828 میں فرزانہ منور بنت منور احمد اعوان صاحب قوم اعوان پیشہ خانہ داری عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن علامہ اقبال ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 98-6-5 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ زیور طلائی 8 گرام مالیتی۔/8000 روپے۔ 2۔ کوکا طلائی مالیتی۔/2000 روپے۔ 3۔ انگوٹھی میں سونا 4 گرام ہے 24 مالیتی۔/2000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ فرزانہ منور 990 نظام بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر1 رانا مبارک احمد وصیت نمبر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

19473 گواہ شد نمبر2 اسلم محمود علامہ اقبال ٹاؤن لاہور۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر31829 میں امین بی بی بیوہ محمد منشاء خان صاحب قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر 60سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینال برگ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 98-6-25 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ ایک پلاٹ 5 مرلہ نزد چونگی ملتان روڈ لاہور مالیتی -/50000 روپے۔ 2۔ طلائی بالیاں وزنی 5 ماشہ مالیتی -/2000 روپے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ امین بی بی بیوہ منشاء خان کینال برگ لاہور گواہ شد نمبر1 محمد داؤد سیکرٹری مال ٹھوکر نیاز بیگ لاہور گواہ شد نمبر2 مظفر احمد شاہد صدر جماعت ٹھوکر نیاز بیگ لاہور۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر31830 میں شکریہ مبارکہ بنت شیخ محمد خورشید صاحب قوم ککے زئی پیشہ خانہ داری عمر61 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور کینٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 98-3-5 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ مکان برقبہ ساڑھے چار مرلہ واقع صدر بازار کینٹ جو والد صاحب کی طرف سے ملا -/300000 روپے۔ اور طلائی لاکٹ بالیاں وزنی 1 تولہ 22 کیرٹ مالیتی -/4859 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1164 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ شکریہ مبارکہ C/170 پرکاش بلڈنگ صدر بازار لاہور کینٹ گواہ شد نمبر1 نصیر احمد قریشی مربی سلسلہ وصیت نمبر23096 گواہ شد نمبر2 مبارک احمد ناصر مربی سلسلہ۔

مسل نمبر31831 میں عبداللطیف ولد محمد علی صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ ویلڈنگ عمر 44 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد غربی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 98-3-7 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ ترکہ والد مکان نمبر B/41 ناصر آباد غربی ربوہ برقبہ 5 مرلہ مالیتی -/400000 روپے کا 2/8 حصہ مالیتی -/100000 روپے۔ 2۔ ویلڈنگ مشین الیکٹرک مالیتی -/3000 روپے۔ 3۔ ویلڈنگ گیس سلنڈر مالیتی -/2000 روپے۔ 4۔ کمپریسر مالیتی -/4000 روپے۔ 5۔ متفرق سامان مالیتی -/20000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2000 روپے ماہوار بصورت ویلڈنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عبداللطیف B/41 ناصر آباد غربی ربوہ گواہ شد نمبر1 ظفراللہ وصیت نمبر 16257 گواہ شد نمبر2 رفیع احمد طاہر کارکن دفتر الوصیت دارالصدر شمالی ربوہ۔

بقیہ صفحہ 4

جانتا ہوں کہ یہ بڑا ارادہ ہے اور بہت کچھ چاہتا ہے مگر اس کے ساتھ ہی میں یقین رکھتا ہوں کہ خدا ہی کے حضور سب کچھ آوے گا۔"

ہندوستان اور دوسرے ممالک میں دعوت حق

"دعوت الی اللہ کے سلسلہ میں میں چاہتا ہوں کہ ہندوستان کا کوئی قصبہ یا گاؤں باقی نہ رہے جہاں ہماری (دعوت الی اللہ) نہ ہو۔ ایک بھی بستی باقی نہ رہ جاوے۔ جہاں ہمارے (مربی) پہنچ کر خدا تعالیٰ کے اس سلسلہ کا پیغام نہ پہنچا دیں اور خوب کھول کھول کر انہیں سنا دیں۔ یہ کام معمولی نہیں اور آسان بھی نہیں ہاں اس کو آسان بنا دینا اور معمولی کر دینا خدا تعالیٰ کی قدرت کا ایک ادنیٰ کرشمہ ہے۔ ہمارا یہ کام نہیں کہ ہم لوگوں کو منوا دیں البتہ یہ کام ہمارا ہے اور ہونا چاہئے کہ ہم انہیں حق پہنچا دیں وہ مانیں نہ مانیں یہ ان کا کام ہے۔ وہ اگر اپنا فرض پورا نہیں کرتے تو اس کے یہ معنے نہیں کہ ہم بھی اپنا فرض پورا نہ کریں۔"

"میں یورپ میں دعوت الی اللہ کے سوال پر آج تک خاموش رہا اس کی یہ وجہ نہ تھی کہ میں اس سوال کا فیصلہ نہیں کر سکتا تھا۔ نہیں بلکہ میں نے احتیاط سے کام لیا کہ جو لوگ وہاں گئے ہیں وہ وہاں کے حالات کا بہترین علم رکھتے ہیں.... جو لوگ وہاں گئے ان میں سے بعض نے لکھا ہے کہ حضرت صاحب کا ذکر لوگ سنتے ہیں اور ہماری (دعوت الی اللہ) میں حضرت صاحب کا ذکر ہونا چاہئے۔ اس کے علاوہ خود حضرت صاحب نے یورپ میں (دعوت الی اللہ) کے لئے یہی فرمایا کہ اس سلسلہ کو پیش کیا جائے..... ان تمام امور پر غور کر کے میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ ممالک غیر اور یورپ میں بھی اس سلسلہ کی اشاعت ہو اور ہمارے (مربی) وہاں جا کر انہیں بتائیں کہ تمہارا مذہب مردہ ہے اس میں زندگی کی روح نہیں ہے زندہ مذہب صرف (دین حق) ہے جس کی زندگی کا ثبوت اس زمانہ میں بھی ملتا ہے کہ حضرت مسیح موعود نازل ہوئے۔"

تعلیم العقائد

"میں چاہتا ہوں کہ علماء کی ایک مجلس قائم کروں اور وہ حضرت صاحب کی کتابوں کو پڑھ کر اور آپ کی تقریروں کو زیر نظر رکھ کر عقائد احمدیہ پر کتاب لکھیں اور اس کو شائع کیا جائے اس وقت جو بحثیں چھڑتی ہیں۔ اس سے اس قسم کی تمام بحثوں کا سدباب ہو جائے گا اس طرح پر عقائد میں انشاء اللہ اختلاف نہیں ہوگا۔"

★......★......★......★

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم طارق محمود جاوید صاحب امیر و مربی انچارج سیرالیون لکھتے ہیں کہ میرے والد محمد شریف صاحب (سابق خادم حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مورخہ 98-12-11 کو جمعہ کی نماز کی ادائیگی کے لئے بس پر سوار ہونے کے لئے سڑک عبور کرنے لگے تو ٹرک سے حادثہ پیش آیا۔ فوری طور پر نیو یارک ہسپتال میں داخل کروایا گیا ہے۔ ڈاکٹروں نے تسلی دی ہے کہ دل بالکل ٹھیک ہے۔ سینے۔ ناک۔ منہ اور سر پر چوٹیں آئی ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ درخواست دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ہمارے والد صاحب کو کامل شفا عطا فرمائے اور صحت والی لمبی زندگی سے نوازے۔ آمین۔

○ عزیزم ذیشان قادر ولد مکرم منظور قادر خان صاحب ساکن بھیرہ ضلع سرگودھا کی ران کی ہڈی مورخہ 12۔ نومبر کو صحن میں گرنے کی وجہ سے ٹوٹ گئی ہے۔

(وکالت وقف نو)

○ محترم ڈاکٹر رفیق احمد صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور کی والدہ بیمار ہیں اور ہسپتال میں داخل ہیں۔

○ محترم محمد افضل خان صاحب ایڈووکیٹ مسلم بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور بیمار ہیں۔

ان سب کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے احباب دعا کریں۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اعلان داخلہ ٹیسٹ

○ انسٹی ٹیوٹ آف کاسٹ اینڈ مینیجمنٹ اکاؤنٹنٹس آف پاکستان (ICMAP) نے داخلہ ٹیسٹ کے لئے مورخہ 10۔ جنوری 99ء کی تاریخ مقرر کی ہے۔ داخلہ فارم وغیرہ 8۔ جنوری تک ادارہ جات سے دستیاب ہوں گے۔ ٹیسٹ کٹ فیس مبلغ /600 روپے ہے۔ تعلیمی قابلیت میں کم از کم بیچلرز ہونا لازمی ہے۔ فارم جمع کروانے کی تاریخ 8۔ جنوری 99ء ہے۔ دیگر معلومات کے لئے اخبارات ملاحظہ کئے جا سکتے ہیں۔

(نظارت تعلیم)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اعلان

○ جن طلباء و طالبات نے امسال اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور اور بہاؤالدین ذکریا یونیورسٹی ملتان کے بیچلر و ماسٹر پروگرام میں داخلہ حاصل کیا ہے۔ وہ نظارت ہذا کو مندرجہ ذیل معلومات ارسال کریں تاکہ دوران سال رابطہ کرنے والے طلبہ کی مناسب رنگ میں رہنمائی کی جاسکے۔

1۔ ہاسٹل کا و مستقل ایڈریس جس پر خط و کتابت کی جاسکے۔

2۔ شعبہ کا آخری اوپن میرٹ۔

3۔ ادارہ/ شعبہ کا پراسپکٹس و دیگر معلومات۔

(نظارت تعلیم)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سانحہ ارتحال

○ مکرم محمد اشرف صاحب ولد خیر دین صاحب جو کہ مقبول احمد خالد صاحب دفتر محاسب کے بہنوئی تھے مورخہ 98-12-10 بروز جمعرات ساڑھے چھ بجے شام بعمر 45 سال بعارضہ قلب وفات پا گئے ہیں۔ اگلے روز بیت الاقصیٰ میں بعد نماز جمعہ نماز جنازہ ادا کی گئی۔ اور تدفین قبرستان نمبر1 میں ہوئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب بھانبڑی صدر محلہ دارالنصر غربی (الف) ربوہ نے دعا کروائی۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کو غریق رحمت کرے اور درجات بلند فرمائے۔ آمین۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اعلان نیلامی سامان

○ دفتر نظامت جائیداد کے سٹور میں مندرجہ ذیل سامان بذریعہ نیلامی مورخہ 98-12-27 کو صبح 9 بجے فروخت کیا جائے گا۔ خواہش مند احباب استفادہ فرماویں۔ ادائیگی نقد کی جائے گی۔

آفس ٹیبل۔ کرسیاں۔ سائیکل۔ گیزر۔ مین سوئچ۔ بیٹری۔ آڈیو کیسٹ۔ وڈیو کیسٹ دیگر سامان بصورت سکریپ اینگل آئرن۔ لاؤڈ سپیکر۔

امداد برائے نادار مریضان

○ فضل عمر ہسپتال ربوہ نادار مریضوں کو علاج معالجہ کی فری سہولت مہیا کرتا ہے۔ اخراجات صدر انجمن احمدیہ اور مخیر احباب کے عطایا جات سے پورے کئے جاتے ہیں نیز ہسپتال میں ڈویلپمنٹ کے بہت سے کام ہیں۔ یہ صدقہ جاریہ ہے احباب اس طرف توجہ فرمائیں۔ عطایا جات امداد مریضاں / ڈویلپمنٹ فنڈ کی مد میں براہ راست ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ یا افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ کو بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ (ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ : 16- دسمبر- گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 7 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 18 درجے سنٹی گریڈ
17- دسمبر- غروب آفتاب 5-09
18- دسمبر- طلوع فجر 5-32
18- دسمبر- طلوع آفتاب 7-01

عالمی خبریں

اسرائیلی وزیراعظم کی ضد

امریکی صدر کلنٹن اور اسرائیل کے وزیراعظم نیتن یاہو کے درمیان طویل مذاکرات کے دوران اسرائیلی وزیراعظم اپنے موقف پر اڑے رہے۔ امریکی صدر کی کوششوں سے تنازعہ حل کرنے کے لئے نیتن یاہو اور یاسر عرفات کے درمیان ایک بار پھر مذاکرات کی تیاریاں شروع ہو گئیں۔ صدر کلنٹن نے کہا کہ اشتعال انگیز بیانات اور دھمکیاں دونوں طرف سے دی جارہی ہیں۔ فلسطینیوں کو خونریزی روکنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اسرائیل کو بھی اپنا رویہ تبدیل کرنا ہوگا۔ بی بی سی نے کہا ہے کہ فلسطینیوں کی سرپرستی کے باعث صدر کلنٹن کا دورہ خطرات سے بھرپور ہے۔ بظاہر ناخوشگوار تعلقات کے باوجود امریکہ اسرائیل مضبوط دوستی برقرار رہے گی۔

بلند ترین کرسمس ٹری

یونان کے دارالحکومت ایتھنز میں یورپ کا بلند ترین کرسمس ٹری روشن کردیا گیا ہے۔ 38- میٹر لمبا درخت ایک لاکھ 80 ہزار بلبوں سے روشن کردیا گیا ہے۔

شمالی کوریا نے امداد قبول کرلی

شمالی کوریا نے اپنی زیرزمین ایٹمی تنصیبات کا معائنہ کرانے کے بدلے میں 300 ملین ڈالر کی رقم دینے کی شرط ختم کرکے امریکہ سے اس رقم کے بدلے میں اپنے قحط سے متاثرہ عوام کے لئے خوراک اور دوسرا غذائی سامان لینے کی پیشکش کو قبول کرلیا ہے۔

کلنٹن کو قتل کی دھمکی

اسلامی جہاد نامی فلسطینی انتہا پسند تنظیم کے سربراہ عبداللہ شامی کو فلسطینی انتظامیہ نے صدر کلنٹن کو قتل کرنے کی دھمکی دینے کے الزام میں گرفتار کرلیا ہے۔

پابندیاں اٹھانے کی مخالفت

معائنہ کاروں کے سربراہ رچرڈ بٹلر نے عراق پر پابندیاں اٹھانے کی مخالفت کردی۔ انہوں نے اپنی رپورٹ میں کہا ہے کہ عراق کو مزید معائنے پر مجبور کیا جائے۔ عراق نے معائنہ کاروں سے تعاون نہیں کیا۔ عراق نے کہا ہے کہ تعاون نہ کرنے کا الزام غلط ہے۔

اسامہ کے سر کے لئے انعام

امریکہ نے اسامہ بن لادن کے سر کے لئے 50 لاکھ ڈالر کا انعام مقرر کیا ہے اس کے علاوہ ایک اور شخص محمد عاطف کے لئے بھی اتنی ہی لاگت کا انعام مقرر کیا گیا ہے۔

ملکی خبریں

مسلم لیگ کی جیت

بلدیاتی اداروں کے سربراہوں کے انتخاب مسلم لیگ نے جیت لئے۔ خواجہ احسان لاہور کے لارڈ میئر، عامر شیر علی فیصل آباد کے، غلام قادر خان گوجرانوالہ کے، حامد حمید سرگودھا کے اور میاں محمد اصغر سیالکوٹ کے میئر منتخب ہو گئے۔ جھنگ میں سپاہ صحابہ، چنیوٹ میں اتحاد گروپ اور بھیرہ اور بہاولنگر میں پیپلز پارٹی کے امیدواروں کی کامیابی ہوگئی۔

چوتھے روز بھی دھند

پنجاب چوتھے روز بھی دھند میں چھپا رہا۔ مختلف حادثات میں 3- بھائیوں سمیت 6- افراد ہلاک اور 31- زخمی ہو گئے۔ طیاروں کی پرواز کا شیڈول بدستور درہم برہم ہے۔ مزید دو دن دھند جاری رہنے کا امکان ہے۔ دسمبر کے آخری ہفتے میں ہلکی بارش کی امید ہے۔

سات شہروں میں انتخاب ملتوی

بلدیاتی اداروں کے سربراہوں کے انتخابات میں کئی شہروں میں ہنگامے، پتھراؤ اور شیلنگ ہوئی۔ 7- شہروں وزیر آباد، سوہدرہ، ڈنگہ، نانڈلیانوالہ، دریاخان، دھونکل اور بھکر میں الیکشن نہ ہو سکے۔ بھکر میں چیئرمین شپ کے امیدوار سمیت 5 کونسلر اغوا کرلئے گئے۔ ٹاؤن ہال دریاخان کو فائرنگ کے بعد آگ لگادی گئی۔

شریف فیملی کے خلاف مقدمہ

۱- کروڑ دس لاکھ پاؤنڈ قرضہ واپس نہ کرنے پر شریف فیملی کے خلاف لندن میں مقدمہ دائر کردیا گیا۔ میاں شریف نے حدیبیہ پیپر ملز کے لئے گیارہ ملین پاؤنڈ قرضہ سعودی بنک کی ذیلی کمپنی التوفیق سے لیا تھا۔ جس کی گارنٹی شہباز شریف اور عباس شریف نے دی تھی۔ آبزرور نے یہ خبر دیتے ہوئے لکھا ہے کہ نواز شریف کی پہلی حکومت کرپشن کے الزامات کے تحت ختم ہوئی۔ ان کا شمار پاکستان کے امیر ترین افراد میں ہوتا ہے۔

بینظیر کا تبصرہ

محترمہ بینظیر بھٹو نے کہا ہے کہ سعودی کمپنی کا قرضہ واپس نہ کرنا نواز شریف کی کرپشن کا ثبوت ہے۔

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں
نسیم جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
دوکان 212837
رہائش 212175